Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com

محبت فاتح عالم

شمیم فضلِ خالق

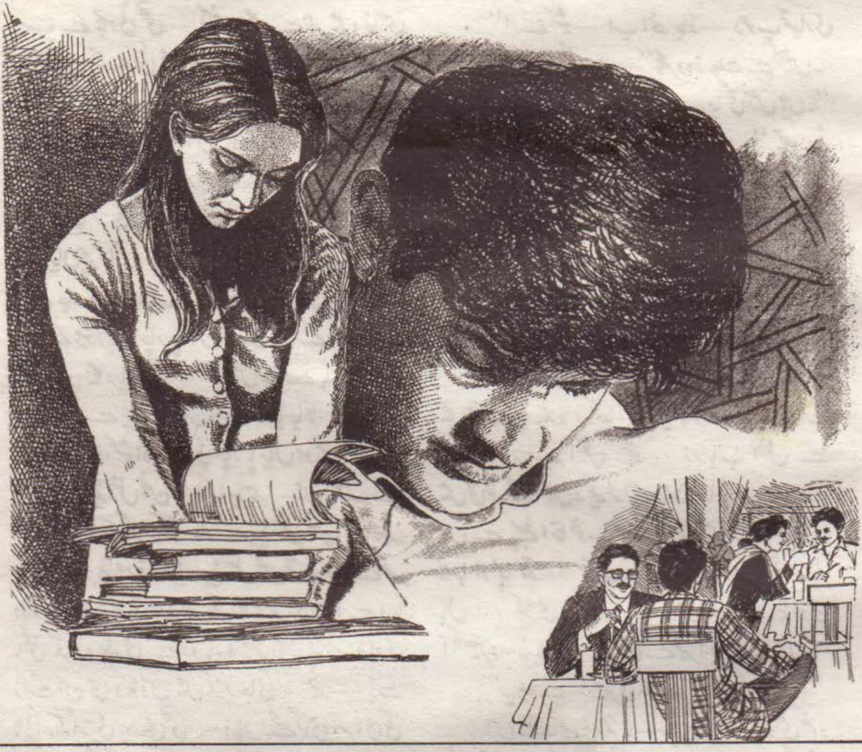

یہ وہ زمانہ تھا جب صرف پی ٹی وی آیا کرتا تھا اور وہ بھی شام سے رات تک، صبح کے ٹائم نشریات بند ہوتی تھیں...... کس بے چینی سے ہم ٹی وی کھلنے کا انتظار کیا کرتے اور جب ٹی وی پر نشریات ختم ہو جاتیں اور اسکرین پر پاکستان کا جھنڈا لہرا جاتا تو ہم..... بادل ناخواستہ ٹی وی بند کر دیتے...... گرمی کی طویل چھٹیوں میں ٹھنڈی جگہوں مثلاً سوات، کاغان یا مری، نتھیا گلی وغیرہ جانے کا رواج نہ تھا...... میں ہر چھٹیوں میں اپنے ننھیال جایا کرتی تھی جو لاہور کے مضافات میں واقع تھا...... میرے نانا کی خاصی بڑی حویلی تھی...... نانا کا تو ہمارے بچپن میں انتقال ہو چکا تھا...... حویلی میں نانی تھیں، بڑے اور چھوٹے ماموں تھے...... بڑی ممانی

www.urdupalace.com

تھیں ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی، کشور جہاں۔ کشور جہاں میری ہم عمر تھی اور ہم دونوں میں دانت کاٹے کی دوستی تھی...... ہم دونوں سارا سال گرمی کی چھٹیوں کا انتظار کرتے۔ مجھے نانی کے ہاں جانے کا انتظار رہتا جبکہ کشو کو میرے آنے کا انتظار...... میری دو بہنیں اور ایک بھائی تھا...... شہر میں ہمارا دس مرلے کا مکان تھا بہنیں اور بھائی تینوں مجھ سے بڑے تھے میں سب سے چھوٹی تھی...... بہنیں مجھ سے عمر میں خاصی بڑی تھیں جبکہ بھائی مجھ سے دو سال ہی بڑا تھا لیکن لڑکا ہونے کے ناتے اس کی دلچسپیاں الگ تھیں سو میں خاصی تنہائی محسوس کرتی اس لیے سارا سال گرمیوں کی ڈھائی، تین مہینے کی چھٹیوں کا انتظار کرتی تھی...... نانی کے گھر جا کر مجھے بڑا مزہ آتا...... رات کو صحن میں.... چارپائیاں بچھ جاتیں، چارپائیوں پر سفید براق بستر بچھا دیے جاتے...... ایک طرف بڑے ماموں، ممانی اور ان کے بیٹوں کی چارپائیاں ہوتیں ان کے سامنے... پیڈسٹل فین لگا دیا جاتا...... آخر میں چھوٹے ماموں کے لیے الگ سے پیڈسٹل فین سیٹ کر دیا جاتا...... دوسری طرف میری، کشو اور نانی کی چارپائیاں ہوتیں جن کے آگے بھی پیڈسٹل فین کھڑا کیا جاتا...... میں رشک سے سوچتی نانی کے گھر کتنے سارے پیڈسٹل فین ہیں جبکہ ہمارے ہاں تو صرف ایک پیڈسٹل فین تھا جو سارے گھر والوں کے لیے تھا اور جو چکر لگاتا تو میں خدا سے دعا مانگتی کہ وہ جلدی سے دوبارہ چکر لگا لے...... ساری رات ان ہی دعاؤں میں گزر جاتی...... خیر...... بات نانی کے گھر کی ہو رہی تھی...... وہاں مجھے گرمی، سردی کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ میں اور کشو ساری رات لیٹے باتیں کرتے رہتے...... کبھی کبھار نانی ڈانٹ دیتیں۔

''کشو...... بیٹا...... بند کرو یہ کھسر پھسر...... سو جاؤ اب......'' ہم جھوٹ موٹ آنکھیں بند کر لیتے لیکن جیسے ہی نانی کروٹ بدل لیتیں...... ہم پھر سے کھسر پھسر کرنے لگتے...... صحن کے ساتھ بڑا سا برآمدہ تھا جہاں لوہے کے پایوں والا ایک مضبوط سا تخت رکھا تھا جس پر سرخ شنیل کی چادر اور اس کے ساتھ گاؤ تکیے رکھے ہوتے...... نانی نماز کے بعد وہیں بیٹھ کر ناشتا کرتیں...... اور مجال تھی کہ جو انہیں اس بات کی پروا ہوتی کہ ان کی باتوں سے کوئی جاگ جائے گا...... اپنی پاٹ دار آواز میں وہ اپنی ملازمہ زینت سے مختلف امور پر باتیں کرتی جاتیں اور بیچ، بیچ میں ہمیں آوازیں بھی دیتی جاتیں۔

''ارے کشو...... اب اٹھ جاؤ...... دھوپ تمہاری چارپائیوں تک آ چکی ہے......'' پھر وہ زینت سے کہتیں۔ ''رات کو سوتی نہیں ہیں اور اب جاگتی نہیں ہیں۔''

''نماز کے لیے تو اٹھی تھیں ناں......'' چھوٹے ماموں آ کر پوچھتے۔

''ہاں...... پھر سو گئی تھیں۔'' نانی جواب دیتیں۔

''تو سو جانے دیں۔'' وہ کہتے۔ ''دھوپ کی چبھن محسوس ہو گی تو خود اٹھ جائیں گی۔''

نانی ہمیں آوازیں دینا موقوف کر دیتیں۔

اس بار چھٹیوں میں، میں نے نانی کے گھر میں ایک نیا بندہ دیکھا...... یہ چھوٹے ماموں کے دوست زریاب انکل تھے...... زریاب انکل سے میں ملی تو مجھے انہیں دیکھ کر ایک جھٹکا سا لگا...... میں نے اس سے پہلے اتنا خوب صورت مرد نہیں دیکھا تھا...... لانبا اونچا قد...... خوب گھنے اور براؤن گھنگرالے بال...... کھڑی ناک اور بڑی، بڑی براؤن آنکھیں...... ماموں نے ان سے میرا تعارف کرایا۔

''یہ بیناہے...... میری بہن خدیجہ آپی کی بیٹی......''

اس وقت میری عمر بارہ سال تھی...... کشو بھی کم و بیش اتنی ہی عمر کی ہو گی لیکن میرا دل زریاب انکل کو دیکھ کر ایک الگ لے پر دھڑکنے لگا...... مجھے خود اپنی اس کیفیت کی سمجھ نہیں آ رہی تھی...... زریاب انکل نے ہمیں بچیاں سمجھ کر کوئی خاص اہمیت نہیں دی بس شفقت سے مسکراتے رہے، کشو نے بتایا کہ وہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں آئے ہیں اور دو تین ماہ یہاں ہی رہیں گے...... شاید میری کیفیت بھی وقتی تھی کیونکہ بعد میں

www.urdupalace.com

ایسی کوئی کیفیت مجھ پر طاری نہیں ہوئی۔

ایک رات کشو کی طبیعت ناساز تھی...... وہ جلدی سوگئی...... لیکن مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔ تین، تین پیڈسٹل فینز نے اس قدر شور مچا رکھا تھا کہ سر میں درد ہونے لگا تھا...... میں کروٹیں بدل، بدل کر تھک گئی لیکن نیند تھی کہ آنے کا نام نہیں لے رہی تھی...... اچانک میں نے دیکھا کہ باہر کے راستے سے کوئی سایہ بڑی آہستگی سے دھیمی چال چلتا ہوا آیا اور بڑے محتاط انداز سے سیڑھیاں چڑھنے لگا...... میں نے لیٹے، لیٹے ہی اندازہ لگالیا کہ وہ زریاب انکل تھے...... ویسے تو زریاب انکل پر اندر حویلی میں آنے جانے کی کوئی پابندی نہیں تھی لیکن رات کے اس اندھیرے میں، وہ چوروں کی طرح چھت پر کیا کرنے گئے ہیں...... جبکہ چھت بالکل کھلی تھی۔ اس پر کوئی برآمدہ یا کوئی چھوٹا کمرا بھی نہیں تھا۔ وہ مردانہ حصے میں سویا کرتے تھے۔ چھت پر جانے کا صرف ایک ہی راستہ تھا جو اندر کی طرف سے تھا۔ میرا دل بڑی تیزی سے دھڑکنے لگا اور میں دم سادھے لیٹی رہی...... اب نیند نے کب آنا تھا، میں تو نظریں جمائے سیڑھیوں کی طرف دیکھ رہی تھی...... کوئی ایک گھنٹے بعد زریاب انکل اسی طرح چوروں کے انداز میں بنا کوئی آہٹ پیدا کیے سیڑھیوں سے اترے اور باہر کی طرف چلے گئے لیکن مجھے ساری رات ایک پل کے لیے بھی نیند نہیں آئی...... وہ اوپر چھت پر کیا کرنے گئے تھے...... یہ سوال رہ، رہ کر مجھے ستا رہا تھا...... شاید کوئی راز داری کی بات تھی تبھی تو وہ اتنی احتیاط برت رہے تھے...... یہ سوچ کر میں نے یہ بات کشو سے بھی شیئر نہیں کی...... زریاب انکل کو دیکھ کر جو نرم گوشہ میرے دل میں پہلی بار پیدا ہوا تھا...... میں دوبارہ اسی کے زیر اثر آگئی...... ورنہ کشو سے تو میں نے کبھی کچھ نہیں چھپایا تھا...... ایسا ہی واقعہ چند دن کے بعد پھر ہوگیا...... اتفاق تھا کہ آج بھی کشو جلد سوگئی تھی جبکہ میں جاگ رہی تھی...... زریاب انکل اسی طرح چوروں کے انداز میں چھت پر چلے گئے اور ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد واپس لوٹ گئے...... یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے...... میرا دل بری طرح دھڑکنے لگا...... عجیب، عجیب خیالات من میں اودھم مچانے لگے...... سوچ میں پڑگئی کہ کشو سے کہوں یا نہ کہوں لیکن اس کا موقع ہی نہیں آیا...... بات صاف ہوگئی...... اس دن جب میں اور کشو صحن میں لگے جھولے پر جھولا جھول رہے تھے تو کشو راز داری سے بولی۔

''بینا...... تجھے ایک بات بتاؤں......''

''ہاں...... بتا۔'' میں ایک لمبی سی پینگ لیتے ہوئے بولی۔

''یہ جو زریاب انکل ہیں ناں...... اپنے چھوٹے ماموں کے دوست......''

''ہاں......'' میرے کان کھڑے ہوگئے...... میں بغور اس کی بات سننے لگی۔

''وہ عنبرین باجی سے محبت کرتے ہیں۔'' وہ آواز دبا کر بولی۔

''کیا......؟'' میں جھولے سے گرتے، گرتے بچی۔

''ارے محبت سمجھتی ہے ناں......'' وہ بڑی بوڑھیوں کے انداز میں بولی۔ ''جیسے عشقِ لیلیٰ میں سنتوش کمار کو صبیحہ سے تھی۔''

''سنتوش کمار، صبیحہ...... یہ کون ہیں؟'' میں ہکلا کر بولی۔

''ارے تو نے کبھی فلم دیکھی ہو تو تجھے پتا چلے ناں...... میں جب خالہ کے گھر شہر گئی تو سینما جا کر کئی فلمیں دیکھی تھیں...... ان میں عشقِ لیلیٰ سب سے اچھی تھی۔''

''تو یہ سب چھوڑ......'' میں بے قراری سے بولی۔ ''یہ بتا کہ عنبرین باجی کون ہیں؟''

''وہ ہمارے ساتھ والے گھر میں رہتی ہیں...... ان کی چھت ہماری چھت سے ملی ہوئی ہے۔ مطلب ہم لوگ ایک دوسرے کی چھت پر آرام سے آجا سکتے ہیں۔''

میں منہ کھولے ہکا بکا رہ گئی...... ساری کہانی میری سمجھ میں آچکی تھی، عمر ہماری کم تھی لیکن اتنی سمجھ تو تھی کہ محبت کیا ہوتی ہے...... اب مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ رات کے اندھیرے میں چوروں کی طرح زریاب

www.urdupalace.com

انکل چھت پر کیا کرنے گئے تھے...... میں نے کشو سے پھر بھی کوئی بات شیئر نہیں کی مبادا وہ نانی کو کہہ دے...... اس سے اسی نرم گوشے نے سر اٹھایا تھا جو زریاب انکل کے لیے میرے دل میں موجود تھا۔

اس صبح جب نانی برآمدے سے تخت پر بیٹھی ناشتا کر رہی تھیں اور میں اور کشو جاگتے ہوئے بھی سو رہی تھیں تو چھوٹے ماموں، نانی کے پاس آ گئے اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد ماموں بولے۔

''اماں...... آپ سے ایک بات کہنی ہے۔''

''ہاں کہو......'' نانی بولیں۔

''وہ...... وہ دراصل زریاب...... شادی کرنا چاہتا ہے۔'' ماموں بات کرتے ہوئے جھجک رہے تھے۔

''اچھی بات ہے۔'' نانی بولیں۔ ''اس کی عمر ہے اب شادی والی۔''

''لیکن اس سلسلے میں اسے آپ کی مدد درکار ہے۔'' ماموں کی بات پر نانی نے انہیں حیرت سے کہا۔

''میری مدد...... وہ کیسے؟''

''وہ دراصل عنبرین سے شادی کرنا چاہتا ہے...... یہ ساتھ والی ملک مختار کی بیٹی سے۔'' ماموں بولے...... کچھ دیر تو نانی کچھ نہ بول سکیں۔

''بیٹا...... ملک مختار تو ایک سرپھرا اور غصیلا بندہ ہے...... اس نے تو ہمارے ساتھ صحیح طریقے سے ہمسائیگی نہیں رکھی تو ہمارے کہنے پر اپنی بیٹی کیا دے گا...... اور پھر پرائے پھڈے میں ہمیں پڑنے کی کیا ضرورت ہے...... ملک مختار تو سب سے پہلے یہ سوال اٹھائے گا کہ لڑکے کے ماں باپ نہیں تھے کیا...... جو آپ رشتہ لے کر آ گئیں......''

''پھر...... کیسے ہوگا یہ سب؟'' ماموں کے لہجے میں پریشانی تھی۔ نانی کچھ دیر بعد بولیں۔

''بڑا آسان ہے بیٹا...... زریاب کے ماں، باپ آئیں...... وہ ملک مختار سے بیٹی کا رشتہ مانگیں...... اگر ملک مختار نے ہم سے پوچھا تو ہم لڑکے کی تعریفیں ہی کریں گے...... ویسے بھی ہیرا لڑکا ہے وہ...... لڑکی کے ماں، باپ کے لیے اس میں خوبیاں ہی خوبیاں ہیں۔'' چھوٹے ماموں شاید نانی کی بات سے متفق ہو گئے اور یہ گفتگو یہیں ختم ہو گئی...... یہ باتیں میں نے اور کشو دونوں نے ہی سنی تھیں۔

''بیٹا...... تو نماز پڑھے گی ناں تو زریاب انکل کے لیے ضرور دعا مانگنا کہ انہیں عنبرین باجی مل جائیں...... میں بھی ان کے لیے دعا مانگوں گی۔'' آج ہم گڑیاں کھیلنے لان میں گئے تو کشو بولی۔

''ہاں......'' میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ''میں ہر نماز میں ان کے لیے دعا مانگوں گی۔''

''کہیں ان کا انجام فلم عشقِ لیلیٰ کی طرح نہ ہو۔'' وہ اداسی سے بولی۔

''کیسا انجام......؟'' میں نے دہل کر پوچھا۔

''ارے...... لیلیٰ کی شادی کسی اور سے ہو جاتی ہے اور قیس... دیوانہ ہو جاتا ہے...... کہیں ہمارے زریاب انکل بھی......''

''نہیں، نہیں......'' میں روہانسی ہو کر بولی۔ ''ایسی باتیں نہ کرو دیکھنا...... عنبرین باجی زریاب انکل کو ضرور ملیں گی۔''

ہم دونوں نے صدقِ دل سے آمین کہا...... اس کے بعد تو ہمارے درمیان زریاب انکل اور عنبرین باجی ہی زیرِ بحث رہتے...... کشو کا تو پتا نہیں لیکن میرے ہونٹوں پر ہر دم یہی دعا مچلتی رہتی کہ خدایا زریاب انکل اور عنبرین باجی کا رشتہ طے ہو جائے...... کشو مجھے ایک بار عنبرین باجی سے ملانے بھی لے گئی تھی...... عنبرین باجی بڑی میٹھی سی، پیاری سی تھیں، وہ بڑی محبت سے مجھ سے ملیں...... انہوں نے ہمیں بادام والا شربت بھی پلایا...... میں تو جتنی دیر بیٹھی رہی ان سے نظریں نہیں ہٹائیں...... میں رشک سے انہیں دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ وہ کتنی خوش قسمت ہیں جو زریاب انکل کی پسند ہیں...... وہاں سے اٹھتے ہوئے بھی میرے لبوں پر اُن کے ملن کی دعائیں تھیں...... نانی کی زبانی ہمیں معلوم ہوا کہ زریاب انکل کے ماں باپ عنبرین

www.urdupalace.com

باجی کے رشتے کے لیے آئے تھے...... ملک مختار نے ان سے سوچنے کے لیے وقت مانگا ہے...... اب تو ہماری دعاؤں میں تیزی آ گئی۔

"کشو...... تو دعا کر کہ صبح جب ہم اٹھیں تو نانی کے پاس تخت پر مٹھائی کا ڈبا پڑا ہو...... جو زریاب انکل کی بات پکی ہونے کی مٹھائی ہو۔" میں بڑے جوش سے کشو سے کہتی۔

"ہاں...... آج رات ہم یہی دعا مانگیں گے کوئی اور فضول بات نہیں کریں گے۔"

اور اس کے بعد ہر رات ہم یہی دعائیں مانگتے لیکن بعض اوقات کوئی دعا قبول نہیں ہوتی...... تبھی تو صبح جب ہم اٹھے تو ماموں، نانی سے کہہ رہے تھے۔

"ملک مختار نے زریاب کے رشتے کے لیے انکار کر دیا ہے۔"

"کیا......؟" ہم دونوں پر تو جیسے بم آن پڑا...... ہم ہکا بکا ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے...... ہماری اتنی ساری دل سے مانگی گئی دعائیں بیکار گئیں...... ہمیں یقین نہیں آ رہا تھا...... میں پھوٹ، پھوٹ کر رونے لگی۔

"ہائے...... زریاب انکل کا کیا حال ہوا ہوگا۔" یہ خبر سن کر میرے اندر کا وہ نرم گوشہ پھر سے ابھر کر سامنے آ رہا تھا جبکہ کشور ندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔

"دیکھ لینا...... زریاب انکل عشقِ لیلیٰ کے قیس کی طرح دیوانے ہو جائیں گے اور گریبان پھاڑ کر جنگلوں میں نکل جائیں گے...... اور عنبرین، عنبرین پکارنے لگیں گے...... ان کی شکل بھی سنتوش جیسی ہے...... قسمت بھی ان جیسی ہوگی۔"

"اب ایسا تو نہ کہو......" میں دہل کر بولی۔ "خدا نہ کرے کہ وہ عنبرین باجی کی یاد میں پاگل ہو جائیں۔"

"میں کہوں یا نہ کہوں...... سچی محبت کرنے والے ہی ہوتے ہیں پاگل......" کشو سسکیاں بھرتے ہوئے بولی...... میں بھی تڑپ تڑپ کر رونے لگی جبکہ برآمدے میں نانی توس پر مکھن لگاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

"اے کیا لعل جڑے ہیں ملک مختار کی بیٹی میں...... ہزاروں لڑکیاں زریاب کو مل جائیں گی...... ایک سے بڑھ کر ایک......" ہم دونوں نے اس بات کا جی بھر کر ماتم منایا...... ایک شام تو میں اور کشو ان کے کمرے میں بھی جا گھسے حالانکہ نانی کا حکم تھا کہ ہم دونوں مردانے حصے میں بالکل نہیں جائیں گے لیکن جب دوپہر کو نانی اور سارے گھر والے سو رہے تھے تب ہم دونوں زریاب انکل کے کمرے میں گھس گئیں۔

"ارے......" وہ ہمیں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"یہ دونوں پریاں آج یہاں کیا کر رہی ہیں۔" ان کا لہجہ اگرچہ بجھا، بجھا سا تھا لیکن ہمارا استقبال انہوں نے خوش دلی سے کیا۔

"انکل...... وہ...... وہ۔"

"ہاں...... ہاں کہو۔" وہ بولے۔ "کوئی کام ہے مجھ سے؟"

"نہیں...... وہ...... آپ کی منگنی نہیں ہوئی تو......" کشو اٹک، اٹک کر بولی۔

"اچھا......" وہ اچھا کو لمبا کرتے ہوئے بولے۔ "تو تم لوگ تعزیت کے لیے آئی ہو......" میں نے سوچے سمجھے بغیر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بس بیٹا...... یہ سب تو قسمتوں کی باتیں ہوتی ہیں۔" وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولے۔

"نانی کہتی ہیں، آپ کو ہزاروں لڑکیاں مل جائیں گی۔" میں نے اپنی طرف سے انہیں تسلی دی۔

"ہاں...... یہ تو ہے۔" وہ بے دلی سے بولے اور اٹھ کر الماری سے ٹافیاں نکال کر ہمیں دیں...... ہمارا شکریہ ادا کیا اور ہم مغموم سے ان کے کمرے سے باہر آ گئے۔

کچھ دنوں بعد زریاب انکل اپنے گھر واپس چلے گئے، میں اور کشو کئی ہفتوں تک ان کا رشتہ نہ ہونے کا سوگ مناتے رہے...... یہ سلسلہ تب تھما جب میری چھٹیاں ختم ہو گئیں اور میں نانی کے گھر سے اپنے گھر آ گئی۔

☆☆☆

وقت گزرتا رہا...... میں اور کشو اب بڑی کلاسوں

www.urdupalace.com

میں آ گئے تھے سو میں چھٹیوں میں نانی کے گھر جاتی بھی تو چند دن گزار کر واپس آ جاتی، پڑھائی کا بھوت ہر لمحہ سر پر سوار رہتا...... اسکول سے کالج آئی تو دلچسپیاں شروع ہو گئیں...... کشو کے ساتھ دوستانہ اب بھی قائم تھا لیکن پہلے جیسی بات نہیں تھی...... ٹیلیفون کشو کے گھر لگا تھا...... ہمارے گھر بھی...... لیکن بل اتنا زیادہ آتا کہ میں اور کشو بس کبھی کبھار ہی بات کر سکتے...... ذرا بات لمبی ہوتی تو امی آوازیں دینے لگتیں۔

''بیٹا...... فون بند کر دے...... بل آئے گا تو پتا چلے گا۔ کب سے لگی ہوئی ہے۔''

کشو کے ہاں بھی یہی حال تھا ضروری فون کے سوا کوئی فون اُن کے ہاں سے بھی نہیں کیا جاتا تھا...... وقت کچھ اور آگے سرکا...... میری دونوں بہنوں کی شادیاں ہو گئیں...... ابا کی ڈیتھ ہو گئی...... بھائی نے انجینئرنگ کمپلیٹ کر لی اور ایک نیم سرکاری آفس میں جاب پر لگ گیا...... میں نے ایم اے انگلش کیا اور ایک پرائیویٹ کالج میں نوکری کر لی...... امی، بھیا کی شادی کے لیے بہت بے قرار تھیں لیکن وہ چاہتی تھیں کہ بہو تب آئے جب میری شادی ہو جائے...... اس کے لیے انہوں نے بڑا زور لگا رکھا تھا لیکن میری شادی میں دیر ہوئی جا رہی تھی...... رشتے آتے ضرور تھے لیکن ہر رشتے میں کوئی نہ کوئی سقم ضرور ہوتا اور اماں انکار کر دیتیں...... بقول ان کے وہ اب اتنی جلدی میں بھی نہیں تھیں کہ مجھے کنویں میں دھکیل دیتیں...... میری کوئی اپنی پسند نہ تھی سو میں نے یہ شعبہ امی کے ہی حوالے کر دیا تھا میں خود بے فکر اور مطمئن تھی۔

وہ بھی ایک عام دن تھا...... پرنسپل صاحبہ آج چھٹی پر تھیں اور جب ان کی چھٹی ہوتی تو ان کا کام مجھے ہی سنبھالنا پڑتا...... میں آفس میں بیٹھی فائلیں چیک کر رہی تھی کہ چپراسی اجازت طلب کر کے اندر آیا۔

''میم...... کوئی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔'' وہ بولا۔

کسی بچی کے داخلے کا مسئلہ ہوگا...... میں نے سوچا اور اسے اجازت دی کہ وہ انہیں اندر لے آئے...... آنے والے نے سلام کیا اور میرے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا...... میں نے فائلیں بند کیں اور ایک اچٹتی سی نظر اس پر ڈال دی...... اور مجھے بڑا زبردست دھچکا لگا میرے سامنے کوئی اور نہیں زریاب انکل بیٹھے تھے...... عجیب بات یہ تھی کہ وہ ذرا بھی نہیں بدلے تھے۔ کنپٹیوں پر سے بال تھوڑے سفید ضرور ہوئے تھے لیکن وہ ویسے ہی فریش اور ہینڈسم تھے تبھی تو میں ایک نظر میں انہیں پہچان گئی تھی...... ان کے حسن میں سرِ مو فرق نہیں آیا تھا...... شاید میرے اندر کا جوش و خروش میرے چہرے سے بھی نظر آ گیا...... تبھی تو وہ حیران سے نظر آنے لگے...... میں لرزتی آواز میں بولی

''زریاب انکل...... آپ......؟''

''جی......'' وہ حیرت سے اچھل پڑے۔'' آپ مجھے کیسے جانتی ہیں؟''

''آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟'' میں قدرے مایوسی سے بولی۔

''جی نہیں......'' وہ تھوڑے شرمندہ ہو گئے۔

''بالکل بھی نہیں؟'' میں اور زیادہ دکھی ہو کر پوچھ بیٹھی۔

''افسوس کہ مجھے یاد نہیں آ رہا کہ کبھی آپ سے ملاقات ہوئی ہو۔'' وہ سر جھکا کر اور زیادہ شرمندگی سے بولے۔

''آپ ہماری نانی کے گھر میں ہوتے تھے...... میں کشو کی دوست بینا...... ظہیر میرے ماموں ہیں۔''

''ارے......'' ان کا ارے بہت زور دار تھا......'' ارے چھوٹی سی لڑکی...... تم اتنی بڑی ہو گئی ہو اور اتنی اہم سیٹ پر بیٹھ گئی ہو...... مجھے تو یقین نہیں آ رہا۔''

''یقین تو مجھے بھی نہیں آ رہا کہ آپ بالکل پہلے جیسے ہیں...... ذرا سا بھی تو فرق نہیں آیا...... لگتا ہے وقت آپ کو چھوئے بغیر نکل گیا۔'' وہ ہنس پڑے۔

''آپ غالباً اپنی بیٹی کا داخلہ کرانے آئے ہیں۔'' وہ پھر سے ہنس دیے۔

www.urdupalace.com

کافی ملتی ہے...... میں اکثر یہاں کافی پینے آتا ہوں......'' وہ میرے انکار کے باوجود مجھے نزدیکی کافی شاپ لے گئے...... کافی پینے کے دوران ہم نے بہت سی باتیں کیں۔

''زریاب انکل......'' میں کافی کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے بولی۔ ''آپ سچ، سچ بتائیں...... آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟''

''بس...... ایسے ہی......'' وہ اپنے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے بولے۔

''نہیں...... سچ، سچ بتائیں؟'' میں نے اصرار کیا۔

''کیا سننا چاہتی ہو؟'' وہ مسکرا کر پوچھنے لگے۔

''میں نے کہا ناں...... کوئی خاص وجہ نہیں تھی شادی نہ کرنے کی...... بس نہیں ہوسکی۔''

''لیکن میں وہ وجہ جانتی ہوں۔'' میں نے آنکھیں گول، گول گھماتے ہوئے کہا۔

''کیا......؟'' وہ چونک اٹھے۔ ''یعنی تم میری شادی نہ ہونے کی وجہ جانتی ہو۔'' وہ حیرت بھری نظروں سے مجھے دیکھتے ہوئے بولے۔

''ہاں......'' میں نے اثبات میں سر ہلایا تو۔

''تو پلیز...... پھر بتاؤ ناں...... تاکہ مجھے بھی تو پتا چلے کہ میری شادی نہ ہونے کی وجہ کیا تھی......'' وہ مزاحیہ انداز میں بولے...... میں کچھ دیر خاموش رہی۔

''عنبرین باجی......'' چند لمحوں بعد میں نے کہا۔

''آپ کی شادی نہ کرنے کی وجہ عنبرین باجی ہیں، جن سے آپ کی شادی نہ ہوسکی تھی...... اور آپ نے عمر بھر شادی نہ کرنے کی قسم کھالی ہے ناں یہی بات......'' میں نے فاتحانہ نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سچ مچ حیرت زدہ رہ گئے...... کتنی دیر تو ان سے بولا نہیں گیا۔

''اچھی لڑکی...... تمہارا خیال غلط ہے...... میں نے شادی نہ کرنے کی کوئی قسم وسم نہیں کھائی تھی۔'' کچھ دیر بعد وہ دھیمے انداز میں بولے۔

''کیا......؟'' اب چونکنے کی باری میری تھی۔

''ہاں...... مجھے عنبرین سے شادی نہ کرنے کا دکھ ضرور ہوا تھا...... ہمارے بیچ عہد و پیمان بھی ہوئے تھے...... عشق کا کھیل بھی چلا تھا لیکن جب اس سے میرا رشتہ طے نہیں ہوا تو میں نے یہ سوچ کر کہ اس کے اور میرے نصیب کے ستارے نہیں ملتے ہوں گے...... خود کو سمجھالیا تھا...... اس کے بعد میری اماں نے میری شادی کے لیے کوششیں کیں جو بار آور ثابت نہ ہوسکیں...... وہ جو کہتے ہیں ناں کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں تو شاید میرا جوڑا بنایا ہی نہیں گیا ہو...... اب تو اماں، ابا بھی چل بسے ایک آپی ہیں جو کینیڈا میں ہوتی ہیں...... فون کرتی ہیں تو اُن کی بات میری شادی سے شروع ہو کر شادی پر ہی ختم ہوتی ہے...... پھر بھی یہ بیل منڈے نہیں چڑھتی......'' وہ اداسی سے مسکرا دیے جبکہ میرا دل اندر ہی اندر ڈوب کر رہ گیا...... ایک بار پھر میرے دل میں وہ نرم گوشہ جاگ اٹھا جو اُن کے لیے میرے دل میں تھا...... اور میں اپنے آنسو چھپانے کے لیے اپنے کپ پر جھک گئی۔

ہفتہ دس دن بعد پھر سے ہماری ملاقات ہوگئی...... یہ ملاقات بھی بک شاپ میں ہوئی...... مجھے دیکھ کر وہ بے طرح خوش ہوگئے۔

''اچھی لڑکی...... آج واقعی دل چاہ رہا تھا کہ تم سے ملوں۔''

میں نے ہنستے ہوئے انہیں سلام کیا اور اُن کا حال پوچھا۔

''ایک بات پر تم سے ناراضی ہوجائے گی۔'' وہ کتاب کے صفحات الٹاتے ہوئے بولے۔

''الٰہی خیر!'' میں دہل کر بولی۔ ''کس بات پر انکل......؟''

''یہی...... انکل والی بات پر......'' وہ بولے۔

''تم انکل کہنا چھوڑ دو گی تو ہی ہم دوستوں کی طرح ہر موضوع پر بات کرسکیں گے۔''

''لیکن انکل...... آپ مجھ سے اتنے بڑے ہیں...... آپ کو آپ کے نام سے بھی نہیں پکار سکتی۔'' مجھے خود بھی ان کو اب انکل کہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ میں بھی تو لوٹھا کی لوٹھا ہوگئی تھی جبکہ وہ اب بھی وہی

www.urdupalace.com

"داخلہ کرانے آیا ہوں لیکن بیٹی کا نہیں، بھتیجی کا......اس طرف آرہا تھا تو بھتیجی نے داخلے کے فارم لانے کا کہہ دیا۔"

"آپ کی بیٹی کس کالج میں پڑھتی ہے زریاب انکل......؟" میں نے پوچھا۔

"کسی میں نہیں۔" وہ مسکرا کر بولے۔ "کسی بیٹی، بیٹے کا وجود ہی نہیں ہے......بھئی جب شادی نہیں ہوئی تو بچے کہاں سے آئیں گے۔"

"آپ نے شادی نہیں کی؟" میں حیران رہ گئی......اور سخت متاثر ہوئی کہ انہوں نے عنبرین باجی سے شادی نہ ہونے کے سبب کسی اور سے شادی نہیں کی...... وفا کی کیا عجیب مثال ہے...... وہ فارم لے کر چلے گئے تھے اور میں گھر آتے ہوئے مسلسل اُن کے بارے میں سوچ رہی تھی......گھر آتے ہی میں نے کشو کو فون ملایا اور بڑے جوش وخروش سے اسے ساری بات کہہ سنائی۔

"ہاں ہوتے ہیں کچھ لوگ محبت میں کھرے...... حالانکہ عنبرین باجی کی تو کب کی شادی بھی ہو چکی......انہیں تو شاید یاد بھی نہ ہو کہ ایک بندہ ابھی تک ان کی محبت میں کنوارا پھر رہا ہے۔" پھر کشو اپنے رشتے کے بارے میں بتانے لگی جو آج کل اس کے لیے آیا ہوا تھا اور وہ اس سلسلے میں بڑی پُرجوش ہورہی تھی۔ جب میں نے فون رکھا تو دل خواہ مخواہ زریاب انکل کے لیے افسردہ ہورہا تھا......کاش انہیں ان کی محبت مل جاتی......تو آج بھی وہ ایک ہنستی مسکراتی زندگی گزار رہے ہوتے۔

گرمیاں آرہی تھیں میرے پاس لان کے سوٹ نہیں تھے......امی سے کہہ کر میں بازار چلی گئی......لان کے سوٹ خریدے تو بک شاپ کو دیکھ کر رہ نہ سکی...... بکس میری کمزوری تھی......اندر گھس گئی......اور کتابوں میں سر دے کر کھڑی ہوگئی...... چند کتابیں ایک طرف رکھ دیں کہ اچانک زریاب انکل پر نظر پڑ گئی وہ بھی کتابیں ڈھونڈ رہے تھے۔

پاکیزہ کے لیے پاکیزہ پیغام

عروج اور بلندی تجھ پہ ناز کرے
تری عمر خدا اور بھی دراز کرے

حسین میگزین کی تابندگی مبارک ہو
پاکیزہ کو سالگرہ کی خوشی مبارک ہو

☆☆☆

تمہارے سلسلوں میں ہے اِک سحر
سدا ان کی خوب صورتی سلامت رہے

روز افزوں تم ترقی کرو
مقدر کی ایسی کرامت رہے

از: ماہ رخ، حیدرآباد

"ارے زریاب انکل آپ......؟" خوشی میرے لہجے میں خود بخود آگئی......وہ مسکرا پڑے۔

"کیسی ہو اچھی لڑکی؟"

"میں ٹھیک ہوں......آپ کیسے ہیں؟"

"فٹ فاٹ...... کتابیں دیکھی جارہی ہیں؟" وہ ایک کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے بولے۔

"جی ہاں۔" میں ہنس کر بولی۔ "آئی تو تھی کپڑوں کی خریداری کرنے لیکن بک شاپ دیکھ کر خود پر قابو نہ پاسکی۔"

"بہت اچھے بھئی...... ہم دونوں کا شوق ایک ہے۔" ہم ان بکس کے متعلق بات چیت کرنے لگے......پھر ہم اکٹھے ہی کاؤنٹر پر ان کی ادائیگی کرنے آئے اور میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود انہوں نے میری بکس کی بھی پے منٹ کر دی۔

"یہ ٹھیک نہیں ہے انکل...... مجھے اپنی بکس کی ادائیگی کرنے دیں۔"

"ارے اچھی لڑکی......کچھ نہیں ہوتا......چلو...... اب تمہیں کافی پلادوں۔ اس کافی شاپ میں بڑی اچھی

www.urdupalace.com

زریاب انکل تھے جیسے ماضی میں ہوا کرتے تھے۔

''ہاں تو...... میں کب کہتا ہوں کہ تم مجھے میرے نام سے پکارو......'' اُن کی بات پر میں نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا۔

''تو پھر...... کیا کہہ کر پکاروں......؟'' میں نے حیران ہوکر ان سے پوچھا۔

''تم مجھے سر کہہ سکتی ہو۔'' وہ ہنس کر بولے۔ ''حالانکہ اب تو تم خود میڈم ہو۔''

''نہیں...... نہیں...... یہ اچھا ہے...... میں اب آپ کو سر کہہ کر ہی بلاؤں گی......'' میں نے خوشی، خوشی ان کی بات مان لی...... آج ہم نے کافی کی ٹیبل پر بہت ساری باتیں کیں۔

''دیکھو...... میں نے اتنی بے وقوفی کی...... نہ تم سے تمہارا فون نمبر لیا نہ گھر کا پتا پوچھا...... ملنے کو دل کررہا تھا لیکن ملاقات کیسے ہو...... ہر روز اسی بک شاپ پر آجاتا کہ شاید تم بھی آجاؤ...... اگر آج بھی تم نہ آتی تو میں تمہارے کالج آجاتا۔'' وہ بولے۔

''لیکن کیوں انکل...... میرا مطلب ہے سر...... آپ مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے۔ کوئی خاص بات تھی کیا......؟''

''نہیں......'' وہ قدرے بوکھلا گئے۔ ''بس ایسے ہی...... گپ شپ کے لیے...... تم باتیں بڑی دلچسپ کرتی ہو۔''

میں خوش ہوگئی اور ان سے باتیں بگھارنے لگی...... میں نے انہیں ماضی کی ایک، ایک بات بتادی...... اپنی اور کشو کا اُن کے لیے رونا دھونا، دعائیں اور سجدے...... وہ حیران رہ گئے۔

''ارے...... تم دونوں اس قدر ہمدرد تھیں میری...... اور مجھے پتا بھی نہیں تھا۔''

''کشو آپ کو عشقِ لیلیٰ کا قیس کہتی تھی۔'' میں نے اپنی آنکھیں ان کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا......

''وہ کہتی تھی کہ آپ کی شکل صورت سنتوش کمار سے ملتی ہے تو نصیب بھی ان ہی جیسا ہوگا اور آپ ایک دن پاگل ہوکر جنگلوں میں نکل جائیں گے اور عنبرین، عنبرین پکارتے چلے جائیں گے۔'' وہ ہنس، ہنس کر دُہرے ہوگئے اور بڑے اشتیاق سے مجھے سننے لگے۔

''ملک مختار کے انکار کے بعد ہم خدا سے یہی دعا مانگتے رہے کہ کہیں آپ سچ میں پاگل نہ ہوجائیں عنبرین باجی کے پیچھے۔''

''دیکھ لو......'' وہ کالر جھاڑتے ہوئے بولے۔ ''تمہاری اور کشو کی دعا قبول ہوگئی...... میں بالکل بھی پاگل نہیں ہوا۔''

''ہاں...... لیکن زخم تو آپ کے دل پر کاری لگا تھا ناں۔'' میں نے کہا۔

''ہاں...... اگر تم چاہو تو اس زخم پر مرہم لگا سکتی ہو۔''

ان کی خوب صورت بھوری آنکھیں مجھ پر جمی تھیں...... میں کچھ گھبرا سی گئی اور کافی کے کپ پر نظریں جمالیں۔

''چلیں اچھا ہوا زخم کو وقت نے خود ہی بھر دیا...... اب کسی رفوگری کی ضرورت نہیں سر......''

ڈھیروں باتیں کرنے کے بعد میں ان سے اجازت لے کر گھر آگئی لیکن آج میں قدرے الجھی، الجھی سی تھی...... ان کی باتیں اور ان کا انداز مجھے کچھ سوچنے پر مجبور کررہا تھا۔

اگلے دن کالج میں، چپراسی ایک چٹ لے کر آگیا...... میں نے دیکھا...... اس پر لکھا تھا۔

''آج چار بجے اسی کافی شاپ میں آجانا، ضروری بات کرنی ہے...... تمہارا سر۔'' اور میں ٹھیک چار بجے وہاں پہنچ گئی...... وہ پہلے سے اسی مخصوص میز پر بیٹھے تھے انہوں نے کافی کا آرڈر دیا...... مجھے بے چینی ہورہی تھی۔

''سر...... آپ نے مجھ سے کیا ضروری بات کرنی ہے؟''

''میں تمہید میں وقت ضائع نہیں کروں گا...... لیکن بات تبھی کروں گا جب تم عمر والے مسئلے کو بیچ میں نہیں لاؤ گی۔'' وہ ایک گہری نظر مجھ پر ڈال کر بولے۔

''آپ بات تو کریں سر......'' میں کنفیوز ہوکر انہیں دیکھنے لگی۔

www.urdupalace.com

''اگر تمہیں اپنی اور میری عمر کا خیال ہو تو میں اس بات کو یہیں ختم کرتا ہوں...... ورنہ دوسری صورت میں، میں تمہیں پروپوز کرتا ہوں بس یہ ضروری بات کرنی تھی تم سے...... اب تم اپنے گھر جاؤ...... اس پروپوزل پر اچھی طرح سوچ لو...... اور آج سے ٹھیک چار دن بعد یہاں آکر مجھے اپنا جواب سنا دینا...... آپی کینیڈا سے آئی ہوئی ہیں لیکن چند دن میں انہیں ٹال سکتا ہوں۔''

میرے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے...... دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں۔ میں کیسے گھر آئی...... مجھے کچھ پتا نہیں چل سکا...... گھر آتے ہی میں نے کشو کو فون ملایا اور جیسے ہی کشو نے فون اٹھایا اسے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ سنائی...... میری بات ختم ہوتے ہی وہ چیخ پڑی۔

''ارے وہ بڈھا...... اس سے شادی کرو گی تم...... ارے دنیا بھر کے جوان مر مر گئے ہیں کیا...... پاگل تو نہیں ہوگئی ہو...... وہ بڈھا کھوسٹ ایک بچی سے شادی کرے گا۔'' میں باوجود پریشانی کے ہنس پڑی۔

''وہ بڈھا نہیں ہے...... اب بھی پہلے جیسا ہے سنتوش کمار جیسا...... اور نہ ہی میں اب بچی ہوں۔''

''پاگل مت بنو...... جاؤ اور پٹ سے انکار کر دو اسے...... اور ہاں سنو...... صرف انکار نہیں...... اسے چند باتیں بھی سنا دینا...... کہہ دینا کہ اسے شرم نہیں آئی ایک بچی کو شادی کی آفر کرتے ہوئے اس کے سامنے تم بچی ہی ہو...... آئی سمجھ میں میری بات......'' میں نے اثبات میں ایسے سر ہلایا جیسے وہ مجھے دیکھ رہی ہو...... بے دلی سے فون کریڈل پر رکھ کر میں نے مڑ کر دیکھا تو امی میرے پیچھے کھڑی تھیں ان کی صورت سے لگ رہا تھا جیسے انہوں نے میری ساری بات سن لی ہو...... میں ان کے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگی۔ امی ہمیشہ سے میرے دوستوں کی طرح تھیں...... انہوں نے میرے آنسو اپنے لبوں سے سمیٹے اور مجھے آمادہ کیا کہ میں انہیں سب کچھ بتا دوں کوئی بات دل میں نہ رکھوں...... میں نے نانی کے گھر سے شروع کیا اور انہیں سب کچھ بتا دیا...... کوئی بات مخفی نہیں رکھی۔

''تم بتاؤ...... تم کیا چاہتی ہو...... کھل کر بتا دو...... یہ تمہاری زندگی کا معاملہ ہے...... اس میں سو فیصد تمہاری مرضی چلے گی۔'' امی کچھ دیر سوچ کر مجھ سے پوچھنے لگیں۔

''امی......'' میں آہستہ سے بولی۔ ''جو نرم گوشہ سر کے لیے میرے دل میں ہے وہ کبھی کسی اور کے لیے پیدا نہیں ہو سکتا...... میں سمجھتی ہوں کہ خدا کو بھی ہمارا ملن منظور ہے تبھی تو انسانوں کے اس سمندر میں خدا نے ان سے مجھے دوبارہ ملایا...... اور ان کے دل میں یہ خیال ڈالا کہ وہ مجھے اپنی زندگی کا ساتھی بنا سکتے ہیں۔''

''بس تو پھر سوچنے کو کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا...... تم اپنے سر کو کہو کہ اپنی بہن کو بھیج دے...... میں تمہارے بھیا سے بات کرتی ہوں کہ اس موقع پر وہ بھی موجود رہے......'' امی مسکرا کر میرا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔ میرے اندر سے خوشی کی ایک لہر اٹھی جس نے مجھے سیراب کر دیا...... میرے اندر اور باہر شادیانے بجنے لگے...... میرا دل بڑی شدت سے چاہنے لگا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور سر سے کہوں کہ آپ نے تو کہا تھا کہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں اور میرا جوڑا کسی کے ساتھ نہیں بنا...... لیکن آپ کی بات غلط تھی آپ کا جوڑا میرے ساتھ بنا تھا اسی لیے عنبرین باجی سے آپ کی شادی نہیں ہو سکی تھی...... اور تب میں بچی تھی...... اس لیے درمیان میں اتنا لمبا عرصہ گزر گیا...... بچی کے خیال سے مجھے ہنسی آگئی...... کشور کا خیال آگیا...... میرا خیال ہے سب سے پہلے یہ خوش خبری مجھے اسی کو سنانی چاہیے...... میں نے سوچا لیکن یہ اس کے لیے خوش خبری ہرگز نہیں ہوگی...... کیوں نہ میں فون پر اسے یہ گانا سنا کر خوشخبری سناؤں کہ

میں کیا کروں رام مجھے بڈھا مل گیا
ہا، ہا، ہا...... بڈھا مل گیا...... ہاں، ہاں بڈھا مل گیا

میں سرشاری کشو کو فون ملانے چل دی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?
Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.
For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact through

Whatsapp on following numbers:+92-348-8709449,+92-303-5110135

www.urdupalace.com